Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

پنجشنبہ

جلد ۳۰ | ۲۴ ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش | ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ | ۲۴ ماہ ستمبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۲۳

Multan Cantt

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ساڑھے سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو ضعف کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو ابھی بخار ہے۔ آرام ہے

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو حبس البول کے دورہ کی وجہ سے تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

میاں فضل محمد صاحب دوکاندار محلہ دار الفضل کی اہلیہ صاحبہ ۴-۵ ماہ عارضہ بخار و پیچش بیمار رہنے کے بعد آج وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں۔ احباب مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

"پیغام صلح" استعارہ اور مجاز کے بھنور میں

"الفضل" کی ایک گزشتہ اشاعت میں عیسیٰ علیہ السلام کے معجزہ احیائے موتیٰ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا گیا تھا۔ کہ قرآن کریم نے چونکہ نصوص صریحہ میں اس امر کی وضاحت فرما دی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا مُردے زندہ کرنے کی کسی میں طاقت نہیں۔ اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جہاں اذ تخرج الموتیٰ یا احی الموتیٰ کے الفاظ آئے ہیں۔ وہاں لازماً انہیں استعارہ اور مجاز قرار دیا جائے گا۔ یہ نہیں کہا جائے گا۔ کہ حضرت مسیح نے فی الحقیقت جسمانی مُردے زندہ کئے۔ کیونکہ ایسے مُردوں کا احیاء نصوص قرآنیہ کے رُو سے انسانی طاقت سے باہر ہے۔ ہم یہ تو کہہ سکتے ہیں۔ کہ ایسے الفاظ کا استعمال استعارتاً ہوا ہے۔ مگر اس استعارہ کو حقیقت پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔ اس مضمون کی اشاعت پر اخبار "پیغام صلح" نے ۱۷ ستمبر کے پرچہ میں لکھا ہے:۔

"معلوم نہیں۔ ہمارے قادیانی دوستوں کو جو وضاحت کے ساتھ لکھتے ہیں استعارات کو حقیقت پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی تشریح کرتے ہوئے کیا ہو جاتا ہے۔ حضرت صاحب کی تحریروں میں شروع سے آخر تک بغیر کسی ابہام کے یہ اقرار موجود ہے۔ کہ لفظ نبی جو حضور کے لئے پیشگوئیوں میں ہے۔ یا الہامات میں آیا ہے۔ اس سے مُراد حقیقی نبوت نہیں بلکہ یہ لفظ بطور مجاز اور استعارہ استعمال ہوا ہے۔ لیکن ہمارے غالی دوست روز روشن میں مجاز کو حقیقت بنا رہے ہیں"۔

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض تحریرات پیش کی گئی ہیں۔ مثلاً یہ کہ:۔

الف۔ "بار بار کہتا ہوں۔ کہ یہ الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے میرے الہام میں میری نسبت خدا تعالیٰ کی طرف سے بے شک ہیں۔ لیکن اپنے حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں"۔

ب۔ سمیت نبیًا من اللہ علیٰ طریق المجاز لا علیٰ وجہ الحقیقۃ۔

یہ اعتراض جو غیر مبایعین کی طرف سے کیا گیا ہے۔ کوئی نیا نہیں۔ بلکہ بارہا وہ یہ اعتراض کر چکے ہیں۔ اور بارہا اس کا انہیں جواب بھی دیا جا چکا ہے۔ مگر پھر بھی استعارہ اور مجاز کے بھنور سے انہیں رہائی نصیب نہیں ہوتی۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعض مقامات پر یہ تحریر فرمایا ہے۔ کہ میری نسبت نبی اور رسول کے الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں مگر سوال یہ ہے۔ کہ ان "حقیقی معنوں" سے مراد کیا ہے۔ اسی طرح بے شک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ لکھا۔ کہ سمیت نبیًا من اللہ علیٰ طریق المجاز لا علیٰ وجہ الحقیقۃ۔ لیکن پھر بھی سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ "وجہ الحقیقۃ" کس چیز کو کہا گیا ہے۔ اور مجاز سے کیا مراد ہے۔ غیر مبایعین کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان معنوں میں مجازی نبی ہیں۔ کہ جس طرح امت محمدیہ کے پہلے اولیاء و ابدال کو کمالات نبوت میں سے کچھ حصہ ملا۔ اسی طرح آپ کو بھی کمالات نبوت میں سے اپنے ظرف کے مطابق حصہ ملا۔ اور آپ حقیقی نبی نہیں۔ ان معنوں میں کہ آپ نعوذ باللہ زمرہ انبیاء میں شریک نہیں ہیں۔ مگر ہمارے نزدیک ان کا یہ استنباط بالکل بے بنیاد ہے۔ ہمیں اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ تشریحات کو مقدم رکھنا چاہیئے۔ ذاتی خیالات پر بحث کا دار و مدار نہیں رکھنا چاہیئے۔ یعنی بجائے اس کے کہ ہم حقیقی نبی کی خود ہی ایک تعریف تجویز کر لیں۔ دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حقیقی نبی کی کیا تعریف فرمائی۔ سو جو تعریف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "حقیقی نبی" کی اصطلاحاً کی ہوگی۔ ہم کہہ سکیں گے کہ اس لحاظ سے آپ حقیقی نبی نہیں۔

اس کے لئے مندرجہ ذیل حوالجات ایک غیر متعصب انسان کے اطمینان کے لئے کافی ہیں۔ حضور تحریر فرماتے ہیں۔

"ومن قال بعد رسولنا و سیدنا انی نبیٌ او رسولٌ علیٰ وجہ الحقیقۃ والافتراء و ترک القرآن و احکام الشریعۃ الغراء فھو کافرٌ کذابٌ۔ غرض ہمارا مذہب یہی ہے۔ کہ جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعوٰی کرے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دامن فیوض سے اپنے تئیں الگ کر کے اور اس پاک سرچشمہ سے جُدا ہو کر آپ ہی براہ راست نبی اللہ بننا چاہتا ہے۔ تو وہ ملحد بے دین ہے۔ اور غالباً ایسا شخص اپنا کوئی نیا کلمہ بنائے گا۔ اور عبادات میں کوئی نئی طرز پیدا کرے گا۔ اور احکام میں کچھ تغیر و تبدل کر دے گا۔ پس بلاشبہ وہ مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے۔ اور اس کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں۔ ایسے خبیث کی نسبت کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ قرآن شریف کو مانتا ہے"۔

(انجام آتھم صفحہ ۲۷ و صفحہ ۲۸ حاشیہ)

"سراج منیر" میں فرماتے ہیں:۔ "اس جگہ حقیقی معنے مراد نہیں۔ جو صاحب شریعت سے تعلق رکھتے ہیں"۔

اسی طرح فرماتے ہیں:۔ "وہ شخص غلطی کرتا ہے جو ایسا سمجھتا ہے کہ اس نبوت و رسالت سے مراد حقیقی نبوت اور رسالت ہے جس سے انسان خود صاحب شریعت کہلاتا ہے"۔

(الحکم جلد ۳ نمبر ۲۹ ۱۸۹۹ء)

ان اقتباسات سے ظاہر ہے۔ کہ حقیقی نبوت سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ تھی۔ کہ:۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(۱) اپنے مدعی نبوت قرآن کو چھوڑ دے (۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن فیوض سے الگ ہو کر براہ راست نبی اللہ بننا چاہے (۳) نیا کلمہ بنائے۔ (۴) عبادات میں نئی طرز پیدا کرے (۵) احکام شریعت میں تغیر و تبدل کرے (۶) اور خود ایک نئی شریعت لائے۔ یہ شرائط جس شخص میں پائی جائیں۔ اسے اصطلاحاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حقیقی نبوت کا مدعی قرار دیا ہے۔ کیونکہ بدقسمتی سے لوگ یہی سمجھتے تھے۔ کہ نبی وہی ہو سکتا ہے۔ جو شریعت جدیدہ لائے یا شریعت سابقہ میں ترمیم و تنسیخ کرے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علی الاعلان فرمایا۔ کہ میں ان معنوں میں ہرگز حقیقی نبی نہیں۔ بلکہ مجازی نبی ہوں یعنی میں صاحب شریعت جدیدہ نہیں۔ اور نہ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے الگ ہو کر ان فیوض کو حاصل کیا۔ بلکہ ارتقی تحت جناح النبی (ضمیمہ حقیقۃ الوحی ۶۵) میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں یہ تمام برکات حاصل کی ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کا کہ میں حقیقی نبی نہیں صرف یہ مفہوم ہے۔ کہ میں صاحب شریعت اور مستقل نبی نہیں۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں میں نے مقام نبوت حاصل کیا ہے۔ پس آپ حقیقی نبی نہیں۔ ان معنوں میں کہ آپ صاحب شریعت نبی نہیں۔ اور نہ آپ مستقل نبی ہیں یعنی آپ نے براہ راست نبوت حاصل نہیں کی۔ بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں حاصل کی ہے لیکن آپ حقیقی نبی ہیں۔ ان معنوں میں کہ آپ اللہ تعالےٰ کے اسی طرح نبی ہیں۔ جیسے آدم اور نوح اور ابراہیم اور موسےٰ اس کے نبی تھے۔ اور اس لحاظ سے حقیقی نبی ہونے کا آپ نے دعوےٰ بھی فرمایا ہے۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں

"بعض یہ کہتے ہیں۔ کہ اگرچہ یہ سچ ہے۔ کہ صحیح بخاری اور مسلم میں لکھا ہے کہ آنے والا عیسےٰ اسی امت میں سے ہوگا۔ لیکن صحیح مسلم میں صریح لفظوں میں اس کا نام نبی اللہ رکھا ہے۔ پھر ہم کیونکر مان لیں۔ کہ وہ اسی امت میں سے ہوگا۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ تمام بدقسمتی اس دھوکا سے پیدا ہوئی ہے کہ نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنی صرف یہ ہیں۔ کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو اور شرف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے۔ کہ صاحب شریعت نبی کا متبع نہ ہو۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۳۸)

اس حوالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صراحتاً حقیقی معنوں کی رُو سے اپنے آپ کو نبی قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے نبی کے لئے شریعت کا لانا ضروری نہیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے کہ وہ صاحب شریعت نبی کا متبع نہ ہو۔ بلکہ نبی کے معنی صرف یہ ہیں۔ کہ اُسے خدا تعالےٰ کا شرف مکالمہ و مخاطبہ کثرت سے حاصل ہو۔ اور خدا تعالےٰ سے بذریعہ وحی خبریں پانے والا ہو۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی ہیں ویسے ہی جیسے دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار اللہ تعالےٰ کے اور انبیاء آئے۔ اصطلاحات کا استعمال بعض لوگوں کو سمجھانے کیلئے کیا گیا تھا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالےٰ کے جلالی اور جمالی نشانات

"مجھے بہت ہی افسوس ہوتا ہے۔ کہ جس حال میں خدا تعالےٰ نے ایسا فضل کیا ہے کہ اس نے ہر قوم کے متعلق نشانات دکھائے جلالی اور جمالی ہر قسم کے نشان دیئے گئے پھر ان کو ردی کی طرح پھینک دینا یہ بڑی ہی بدبختی اور اللہ تعالےٰ کے غضب کا مورد بننا ہے۔ جو آیات اللہ کی پروا نہیں کرتا۔ وہ یاد رکھے کہ اللہ تعالےٰ بھی اس کی پروا نہیں کرتا۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے جو نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ عقلمند خدا ترس ان کو شناخت کر لیتا ہے۔ اور ان سے فائدہ اٹھاتا ہے لیکن جو فراست نہیں رکھتا۔ اور خدا کے خوف کو مد نظر رکھ کر اس پر غور نہیں کرتا وہ محروم رہ جاتا ہے۔ کیونکہ وہ یہ چاہتا ہے۔ کہ دنیا دنیا ہی نہ رہے۔ اور ایمان کی وہ کیفیت جو ایمان کے اندر موجود ہے نہ رہے۔ ایسا خدا تعالےٰ کبھی نہیں کرتا۔ اگر ایسا ہوتا تو یہودیوں کو کیا ضرورت پڑی تھی۔ کہ وہ حضرت مسیح کا انکار کرتے موسےٰ علیہ السلام کا انکار کیوں ہوتا۔ اور پھر سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس قدر تکالیف کیوں برداشت کرنی پڑتیں۔ خدا تعالےٰ کی یہ عادت ہی نہیں کہ وہ ایسے نشان ظاہر کرے جو ایمان بالغیب ہی اٹھ جائے۔ ایک جاہل وحشی سنت اللہ سے ناواقف تو اس چیز کو معجزہ اور نشان کہتا ہے۔ جو ایمان بالغیب کی حد سے نکل جائے۔ مگر خدا تعالےٰ ایسا کبھی نہیں کرتا۔ ہماری جماعت کے لئے اللہ تعالےٰ نے کمی نہیں کی۔ کوئی شخص کسی کے سامنے کبھی شرمندہ نہیں ہو سکتا۔ جس قدر لوگ اس سلسلے میں داخل ہیں۔ ایک بھی نہیں جو یہ کہہ سکے۔ کہ میں نے کوئی نشان نہیں دیکھا۔"

(الحکم ۱۳ مئی ۱۹۰۲ء)

اخبار احمدیہ

درخواست دعا میری اہلیہ آمنہ بیگم معہ اولاد چار بچے ملک برما سے عرصہ ہوا پیدل روانہ ہوئے تھے دو بچے راہ میں فوت ہو چکے ہیں۔ میری بیوی اور باقی دو بچوں کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نہایت شفقت سے ۲۶ جون ۱۹۴۲ء کے خطبہ میں میرا ہی ذکر فرمایا تھا۔ احباب دردِ دل سے دعا کریں۔ کہ مولےٰ کریم ان کو اپنے فضل سے بخیریت دارالامان میں واپس لائے۔ خاکسار رحیم احمد کلرک برما والا

درخواست ہائے دعا (۱) ملک بشیر احمد خان صاحب عزیز مقیم ایران کا بچہ زرتشت بشیر احمد بیمار ہے (۲) نور حسن صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ کوٹلی ہرنرائن کی اہلیہ صاحبہ دس ماہ سے بیمار ہیں اب نسبتاً افاقہ ہے (۳) حافظ مبین الحق صاحب امرتسر کی لڑکی امۃ المجید بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ نیز وہ خود آجکل بے کار ہیں۔ (۴) امۃ الحمید بیگم صاحبہ دارالبرکات اپنے بھائیوں کے لئے درخواست دعا کرتی ہیں (۵) ابو عبید اللہ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی عرصہ چھ سال سے بعارضہ فالج صاحب فراش ہیں۔ اور احباب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں ان کے لئے خاص طور پر دعا کی جائے۔ (۶) حاجی ممتاز علی صاحب صدیقی ایک عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں (۷) احمد بخش صاحب چودھری والا کئی روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں (۸) خالد سیف اللہ خان محلہ دارالعلوم قادیان کی بہن اور تین بھائی بیمار ہیں نیز ان کی والدہ صاحبہ بھی کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

اعلان نکاح صغرےٰ بیگم بنت میاں محمد ابراہیم صاحب عادل گوجرانوالہ کا نکاح صوفی دین محمد صاحب پسر مولوی کرم الٰہی صاحب جراح گوجرانوالہ سے بعوض مبلغ پانچ صد روپیہ مہر بتاریخ ۲ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ کو خاکسار نے پڑھا۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار قاضی علی محمد سیکرٹری تعلیم و تربیت گوجرانوالہ

ولادت (۱) ملک غلام حسین صاحب ایس۔ ڈی۔ او جالندھر شہر کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب مولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے نیز زچہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد شجاعت علی جالندھر شہر

(۲) خاکسار کے بیٹے محمد حشمت اللہ خان کے گھر خدا نے فرزند عطا کیا ہے۔ اس کی درازی عمر نیک اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائی جائے۔ خاکسار ابو البشر محمد رحمت اللہ پنجابی کوٹھار کشمیر

دعائے مغفرت میرے والد محترم میاں محمد یامین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے بعمر تقریباً ۸۰ سال ۵ ستمبر کو وفات پا گئے انا للہ وانا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات مرزا افضل بیگ صاحب مہاجر قادیان

متوسط صیغہ تالیف و تصنیف - قادیان

(۱)

خاکسار پہلی دفعہ قادیان ۱۸۹۹ء میں آیا۔ میرے والد بزرگوار مرزا فضل بیگ مختار عدالت نے مجھے تعلیم الاسلام سکول قادیان میں داخل کرایا۔ اس وقت سکول کے بورڈنگ میں چند طالب علم تھے۔ جن کے کھانے پینے کا انتظام لنگر خانہ سے متعلق تھا۔ ایک دفعہ کھانے کے متعلق کوئی شکایت پیدا ہوئی۔ تو میرے والد صاحب نے حضرت اقدس سے ذکر کیا۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ازراہ شفقت فرمایا۔ کہ کھانا بچوں کو گھر سے ملا کرے گا۔ چنانچہ کئی ماہ تک کھانا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر سے آتا رہا۔ بلکہ گاہے گاہے حضور علیہ السلام گھر سے آم اور مٹھائی وغیرہ بھی بھیجتے رہے ؛

(۲)

انہی ایام میں ایک دفعہ قادیان کے گرد و نواح میں اس قسم کی افواہیں پھیل گئیں۔ کہ حضور علیہ السلام کے مکان پر ڈاکہ پڑنے کا احتمال ہے۔ اس پر مجھے اور بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کو حضرت اقدس کے دار میں بیت الذکر کی ملحقہ چھت پر پہرہ کی خاطر سونے کا اتفاق ہوا۔ حضرت اقدس نماز عشاء سے فارغ ہو کر اندرون خانہ تشریف لے جاتے ہوئے ہمارے پاس بھی تشریف لاتے۔ اور دریافت فرماتے۔ کہ میاں عبد الرحمٰن کسی چیز کی ضرورت ہے؟ حضور بڑے محبت بھرے الفاظ میں پوچھتے۔ پانی کی ضرورت ہے۔ جائے نماز ہے۔ غرضیکہ اچھی طرح اپنی تسلی فرمانے کے بعد تشریف لے جاتے ایک روز جب حضور علیہ السلام نماز عشاء پڑھ کر تشریف لائے۔ تو حضور نے حسب دستور دریافت فرمایا۔ کسی چیز کی ضرورت ہے؟ اس موقعہ پر بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی نے حضرت اقدس سے عرض کیا۔ کہ حضور پیلو کسے کہتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی وقت پیلو خشک لائے۔ اور ہم کو لا کر دیئے۔ اس پر بھائی جی نے عرض کیا۔ حضور یہ کیسے کھائے جاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ کہ اگر رات کو دودھ میں بھگو یا جائے۔ اور پھر صبح کو انہیں کھایا جائے۔ تو اچھے لذیذ بن جاتے ہیں۔ اس کے بعد فرمایا۔ ٹھہرو۔ یہ کہکر مکان کے نچلے حصہ میں تشریف لے گئے۔ اور حضرت ام المومنین مدظلہا العالی سے فرمایا۔ دودھ چاہیئے (یہ باتیں ہم اوپر سُن رہے تھے) حضرت ممدوحہ نے فرمایا۔ صرف آپ ہی کے لئے رکھا ہوا ہے۔ زائد نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا۔ وہی دے دیں۔ چنانچہ وہی دودھ لے کر حضور علیہ السلام اوپر تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ اس میں بھگو دو۔ اور صبح کھا لینا۔ یہ کہہ کر حضور تشریف لے گئے ؛

(۳)

طالب علم عصر کی نماز کے بعد حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا درس قرآن سُنا کرتے تھے۔ اور بعد نماز مغرب جب حضور اپنے اصحاب کے درمیان مسجد مبارک میں بیٹھا کرتے۔ تو اس موقعہ پر ہم بورڈر بھی حضور کے پاس بیٹھ کر باتیں سُنا کرتے تھے۔ اس موقعہ پر حضور اپنے الہامات ہی سنایا کرتے تھے۔ اور کبھی کبھی پیشگوئیوں کا تذکرہ بھی ہوتا تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ خندہ پیشانی سے ملا کرتے ؛

(۴)

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رات کے وقت لاہور سے تشریف لائے۔ اور لاہور کے لاٹ پادری کا ذکر کیا۔ اور اس کے اعتراضات بھی دہرائے اور عرض کیا۔ کہ ان کا جواب دینا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے سوالات یا اعتراضات سُنکر اسی شب اس کے جواب میں ایک مضمون تحریر فرمایا یہی نہیں۔ بلکہ اسے چھپوانے کا بھی انتظام راتوں رات کروا دیا۔

اسی رات کا واقعہ ہے۔ کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مضمون پریس میں چھپ رہا تھا۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ہاتھ میں لیمپ لئے پھر رہے تھے ہم بورڈران کو بورڈنگ سے سوتے ہوئے اٹھایا۔ تاکہ جو فرمے چھپ گئے تھے۔ انہیں تہ کریں۔ چنانچہ ہم نے چھپی ہوئی کاپیاں اپنے ہاتھ سے تہ کیں اور حضرت اقدس نے مفتی محمد صادق صاحب کو چار بجے رات (بوقت سحری) چھپی ہوئی کاپیاں دے کر رخصت کر دیا مفتی صاحب بھی اُسی وقت عازم بٹالہ ہو گئے۔ بعد میں سُنا۔ کہ مفتی صاحب نے حضور علیہ السلام کا مطبوعہ مضمون ہی جلسہ عام میں پڑھ کر سنایا جس کو سُنکر وہ پادری شکست خوردہ ہو کر بھاگ نکلا۔ اور خدا تعالےٰ نے بہت بڑی کامیابی بخشی ؛

(۵)

عید الاضحیٰ کے موقعہ پر جو خطبہ الہامیہ حضور نے پڑھا تھا۔ وہ میرے سامنے کی بات ہے۔ مسجد اقصےٰ کا جو پُرانا حصہ ہے۔ اس کے محراب اندرونی کے دروازے کے سامنے باہر کھڑے ہو کر پڑھا تھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعض الفاظ کو دو دو تین تین بار بھی دہرایا تھا۔ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ اس کی کتابت فرماتے جاتے تھے۔ اور درمیان میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت بھی کرتے جاتے تھے۔ کہ یہ لفظ ص سے ہے۔ یا ث سے۔ عین سے ہے یا الف سے ہے۔ غرضکہ مولوی صاحبان اس قسم کی باتیں دریافت کرتے رہے۔ اور حضور علیہ السلام بھی صحت فرماتے جاتے تھے۔ اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ کہ آپ اس کا ترجمہ کر کے حاضرین کو سنا دیں۔ چنانچہ مولوی صاحب نے اس کا اُردو میں ترجمہ سُنایا۔ پھر حضور نے مع خدام کے سجدہ شکر ادا کیا ؛

(۶)

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ شیخ عبد الحق صاحب قصوری پسر مولوی چراغ الدین صاحب مدرس مشن ہائی سکول لدھیانہ کے لڑکے اسلام سے مرتد ہو کر عیسائی ہو گئے۔ وہ بی۔ اے میں پڑھتے تھے جبکہ وہ تحقیق حق کے لئے قادیان آئے اور میرے پاس ہی ٹھہرے۔ انہوں نے اسلام پر چودہ اعتراضات نوٹ کر رکھے تھے۔ جو کہ انہوں نے بغرض جواب حضور علیہ السلام کے سامنے پیش کرنے تھے ایک دن جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سیر کے لئے مکان سے باہر تشریف لائے۔ اور ہائی سکول کی طرف کو رخ فرمایا۔ تو شیخ عبد الحق صاحب بھی ساتھ ہو لئے۔ اور چلتے چلتے نوٹ بک نکالی۔ اور ایک اعتراض پیش کیا۔ مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تقریر میں صراحتاً اسی اعتراض کا جواب نہ دیا۔ بلکہ اسی ضمن میں ان کے باقی ماندہ اعتراضوں کے جواب بھی آ گئے۔ انہیں وہ دوسرے کی نوبت ہی نہ آئی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ شیخ صاحب کی تسلی ہو گئی۔ اور آخر کار وہ دوبارہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ اور پھر اسلام کی تائید میں خوب کام کیا ؛

چندہ جلسہ سالانہ کی طرف فوری توجہ کیجئے

احباب جماعت کی سہولت کے لئے یہ اعلان کرایا جا چکا ہے۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ جو ایک ماہ کی آمد پر ۱۵ فیصدی مقرر ہوا ہے۔ وہ حتی الوسع قسطوار اکتوبر کے آخر تک ادا کر دیا جائے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس چندہ کی وصولی کی رفتار بہت سست ہے چنانچہ ۲۴۰۰ بجٹ کے مقابلہ میں مبلغ ۲۵۰۸ روپے وصول ہوئے ہیں اس لئے عہدیداران مال جماعت مقامی اور نمائندگان مجلس مشاورت کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ پوری تگ و دو سے اس چندہ کی وصولی کی کوشش کریں اور اپنی اپنی جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ حتی الوسع سو فیصدی نومبر تک داخل خزانہ فرمائیں۔

وہ دوست جو کسی جماعت کے ساتھ ملحق نہ ہونے کی وجہ سے براہ راست چندہ بھجواتے ہیں۔ ان کو بھی چاہئے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

علم کیمیا ـــ یعنی ـــ کیمسٹری

انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا میں کیمسٹری کے باب کا مطالعہ کرتے ہوئے میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ جب میں نے دیکھا کہ صاحب قلم نے کیمسٹری کی تاریخ بتاتے ہوئے اس قوم کا ذکر تک نہیں کیا جس قوم نے اپنی ان تھک کوششوں اور پیہم محنتوں سے اس علم میں جان ڈالی۔ وہ قوم جسے اگر اس علم کا موجد کہیں تو بیجا نہ ہوگا۔ بلکہ اس کی تمام ترقی اہل یورپ کے ہاتھوں ہوتی دکھائی گئی ہے۔ میری مراد قرون اولےٰ سے ہے۔ جنہوں نے کیمسٹری کو ایک باقاعدہ علم کی شکل وصورت دی۔ اس سے پہلے یہ صرف ادنےٰ دھاتوں کو اعلےٰ دھاتوں میں منتقل کرنے کی ناکام سعی تک ہی محدود تھا۔ پہلے کا تو ذکر کیا۔ اس کے بعد بھی چند ایک صدیوں تک صرف اسی کھیل میں مصروف تھے۔ آخر جب انہوں نے مسلمانوں کے لٹریچر کا بخوبی مطالعہ کیا۔ تو پھر اس علم کو ترقی دی۔ چنانچہ سدلیو نامی فرانسیسی ماہر علوم تاریخ اپنی تاریخ میں لکھتا ہے۔ کہ جب علم طب۔ طبیعیات کیمیا اور فلاحت عربوں کے ہاتھ آیا۔ تو انہوں نے اس کو بہت کچھ ترقی دی۔ یہاں تک کہ ان علوم میں ان کی فضیلت حد سے زیادہ بڑھ گئی۔ اور جہاں تک ہم کو معلوم ہے۔ گویا وہ شمہ ہے۔ اس اصلی فضیلت کا جو آج تک ہم کو معلوم ہی نہیں ہوئی۔ بہرکیف عرب کی قوم ہمارے جملہ علم وفضل وکمال کی اب بھی سرچشمہ ہے۔ اور جن کمالات کے متعلق ہم یہ سمجھتے تھے۔ کہ یہ کسی اور قوم کے ایجاد کئے ہوئے ہیں۔ ان کی کتابوں کے دیکھنے سے معلوم ہوجاتا ہے۔ کہ ان کے اصل موجد بھی عرب ہی ہیں۔"

اسی طرح جارج ہنری لوئیس اپنی کتاب ہسٹری آف فلاسفی میں لکھتے ہیں۔

"یہ بات تسلیم کی گئی ہے۔ کہ سب سے اول احسان عرب کا یورپ پر یہ ہے۔ کہ ان لوگوں نے علم ہندسہ ہیئت طب اور کیمیا میں بڑی کوشش کی۔ اور ان ہی کی بدولت سپین سے ہوکر فرانس اور پھر وہاں سے انگلستان اور یورپ کے دوسرے ملکوں میں یہ علم پھیلا۔"

اس مضمون میں میں علم کیمیا کی تاریخ مختصراً پیش کرتا ہوں۔ علم کیمیا سے میری مراد چاندی سونا بنانا نہیں۔ بلکہ سائنس کے اس حصۂ علم سے مراد ہے۔ جسے کیمسٹری کہتے ہیں۔ یعنی مرکبات کو مفرد اجزا میں تحلیل کرنا۔ اور مفرد اجزا کو ترکیب دینا۔ بے شک پہلے یہی سمجھا جاتا تھا۔ کہ اس علم سے مراد صرف یہی ہے۔ کہ ناقص دھاتوں کو اعلےٰ دھاتوں میں تبدیل کیا جائے۔ چنانچہ متقدمین نے اس کا موضوع تکمیل ٹھہرایا تھا۔ جس کے معنی یہ تھے۔ کہ زائد کو گھٹا کر اور ناقص کو بڑھا کر کامل بنائیں۔ یا یہ سمجھو کہ ناقص اور ارذل دھات کو اشرف اور اکمل بنائیں۔ یا ایک دھات کی خاصیت سلب کرکے دوسری خاصیت پیدا کریں۔ متقدمین نے سونے کو اکمل قرار دیا۔ کیونکہ وہ بڑا قیمتی اور نہایت خوبصورت اور دیرپا ہے۔ چاندی اس کے بعد اور ایسا ہی اور۔ پس تکمیل کی تلاش اس لئے تھی۔ کہ اور دھاتوں کو سونا بنائیں چنانچہ وہ اسی دھن میں مختلف تجربات کرتے رہے۔ اور انہی تجربات کو کرتے کرتے عربوں نے اصل چیز یعنی کیمسٹری پیدا کرلی۔

علم کیمیا کے متعلق یہ صحیح اندازہ تو نہیں ہوسکتا۔ کہ یہ کب سے شروع ہوا۔ گو زمانہ قدیم میں اس کے متعلق جابجا تجربات ومشاہدات پائے جاتے ہیں۔ چونکہ اس علم کا تمام تر تعلق زمانہ قدیم وجدید میں آگ سے ہے۔ اس لئے جب سے انسان نے آگ کا استعمال شروع کیا۔ ہوسکتا ہے کہ کم وبیش اسی وقت سے یہ علم بھی معرض وجود میں آنا شروع ہوا ہو۔ اور آگ کا استعمال کرتے ہوئے انسان کو تقریباً ۲۰ ہزار برس کا عرصہ ہوچکا ہے۔ اس لحاظ سے اس علم کی ابتداء کا زمانہ بھی شاید اتنا ہی ہو۔ لیکن بعض تاریخی اسناد سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اس علم کی ابتدا بہت بعد میں شروع ہوئی۔ چنانچہ ایک مشہور سائنسدان برتھیلاٹ (Berthelot) لکھتا ہے کہ علم کیمیا یعنی ناقص دھاتوں کو اعلےٰ دھاتوں میں منتقل کرنے کی ابتدا Chaldaeans اور بابلیوں کے ہاتھوں سے ہوئی۔ لیکن بعض کہتے ہیں۔ کہ اس کی ابتدا مصریوں کے ذریعہ ہوئی۔ اس لئے کہ لفظ کیمسٹری اور الکیمی "کیمی" (Chemi) سے اخذ کئے گئے ہیں۔ جو کہ نہایت زمانہ قدیم میں مصر کا نام تھا۔ اس بات کا پورے طرح ثبوت نہ ہونے کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ ایک رومی بادشاہ Diocletian نے مصریوں کی علم کیمیا میں بڑھتی ہوئی لیاقت کے پیش نظر یہ خیال کیا۔ کہ اس طرح تو مصری بہت طاقتور ہوجائیں گے اس لئے بہتر ہے۔ کہ انہیں اسی وقت بے دست وپا کردیا جائے۔ چنانچہ اس نے ان پر چڑھائی کی۔ اور انہیں مغلوب کرکے ان کی تمام کتابوں کو جو علم کیمیا سے تعلق رکھتی تھیں جلا دیا۔

بعض یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ یہ علم سب سے پہلے یونانیوں کے طفیل صفحۂ ہستی پر آیا۔ کیونکہ اس پر لکھی ہوئی سب سے پرانی کتابیں صرف یونان کی ملتی ہیں۔ مسٹر پی۔ سی رائے ایک بنگالی سائنسدان کی موجودہ تحقیق نے مورخوں کو ایک اور ششش وپنج میں ڈال دیا ہے۔ ان کی تحقیق کی رو سے تو ہندیوں نے علم کیمیا میں یونانیوں سے بہت پہلے ترقی حاصل کرلی تھی۔ لیکن اس ترقی کو ہم عربوں کی ترقی کے مقابل پر نہیں رکھ سکتے۔ کیونکہ ہندیوں کے عہد میں اس علم کے متعلق تجربات ومشاہدات کا ہونا بہت کم پایا جاتا ہے۔ مگر عربوں کے عہد کی کیمسٹری تو تجربات ومشاہدات سے بھری پڑی ہے۔ جو کہ اس علم کی روح ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ بھی گمان کیا جاسکتا ہے۔ کہ جب سکندر اعظم نے ہندوستان پر حملہ کیا اور یونانیوں کی ہندیوں سے ملاقات ہوئی تو یونانی حکماء نے ہندیوں سے یہ علم سیکھا اور پھر اسے ترقی دینی چاہی۔ بہرحال مورخ حیران ہیں۔ کہ اس علم کی ابتدا کونسی تہذیب کے وقت سے شروع قرار دیں۔

سب سے پرانی کتابیں اس علم کے بارے میں لکھی ہوئی چونکہ یونانیوں کو ملی ہیں۔ اس لئے مورخین مجبوراً انہی کے عہد سے اس کی ابتدا کرتے ہیں۔ خارج میں چیزوں کا مشاہدہ اور باطن میں سوچنے والی قوتوں کا کام کرنا سائنس مرتب کرتا ہے۔ یعنی جب ذہن اور حواس دونوں اپنا کام کریں۔ تو سائنس بنتی ہے سچ یہ ہے کہ سائنس نیچر کی ترجمان ہے اور ذہن اس کی ترجمانی کرتا ہے۔

سائنس کی ترقی دفعۃً نہیں ہوئی بلکہ رفتہ رفتہ ہوئی ہے۔ اور بہت سے پینترے بدلے گئے ہیں۔ سائنس کے لئے دو باتوں کا ہونا لازمی ہے۔ حقیقت اور خیالات ان میں سے ایک کے بغیر بھی سائنس نہیں بن سکتی۔ سائنٹفک خیالات کے لئے ضروری ہے کہ وہ حقیقتوں پر مخصوص ومناسب طور سے پورے پورے مستعمل ہوتے ہوں۔ ہر نوع کی حقیقتوں کے لئے خاص مناسب خیالات کا ایک گروہ ہوتا ہے۔ جس سے سائنس کے حقائق متحقق ہوتے ہیں۔

جیسا کہ میں اوپر عرض کرچکا ہوں۔ سب سے پہلے یونانیوں کے عہد میں علم کیمیا کی ترقی کے شروع ہونے کا حال ملتا ہے۔ اس لئے کہ سائنس کے لئے جن دو باتوں یعنی حقیقت (Fact) او خیالات (Ideas) کا ہونا ضروری ہے وہ ان میں پائی جاتی تھیں۔ لیکن جلد ہی وہ منزل مقصود کی طرف جانے سے بھٹک گئے۔ اس لئے کہ گو وہ حقیقت اور خیالات سے باخبر تھے۔ لیکن وہ حقیقتوں سے مخصوص حالات کا مناسب طور سے استعمال نہ کرسکے۔ چونکہ باوجودیکہ حکماء یونان نے اجسام اور رنگوں کے خواص کو بھی دریافت کرلیا۔ مگر عناصر اور ان کے خواص کے خیالات میں وہ ایسی غلطی میں پڑے۔ کہ ان کو کچھ بھی حاصل نہ ہوا اور اس طرح وہ ترقی کی شاہراہ سے ہٹ گئے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ان کے بعد ساتویں صدی میں جب عربوں کے ہاتھ میں طاقت آئی۔ اور انہوں نے مصر فتح کیا۔ تو مصری حکماء کے علاوہ یونانی حکماء کو بھی جو وہاں موجود تھے۔ اپنے ساتھ بغداد اور کارڈووا لے گئے۔ جہاں کہ ان کی بڑی بڑی یونیورسٹیاں تھیں۔ چنانچہ راڈویل (Radwell) لکھتا ہے کہ صرف کارڈووا کی لائبریری میں دو لاکھ سے زائد کتب موجود تھیں۔ اور ایسکوریل (Escorial) میں سب سے زیادہ علم کیمیا پر کتابیں موجود تھیں۔ یہ سب کچھ اس وجہ سے تھا۔ کہ انہیں غیر قوموں اور غیر مذہب والوں سے کچھ سیکھنے میں ننگ و عار نہ تھا۔ اور پھر انہوں نے ان علوم کو اپنی ایجادات اور اختراعات سے ایسی ترقی دی اور ان کی پژمردگی کو ایسا شگفتہ کیا۔ کہ اور قوموں کے لئے استاد بننے کی عزت حاصل کر لی۔

ان کی سائنس کا اصل اصول تجربہ و مشاہدہ تھا۔ انہوں نے ہر مسئلہ کا حل کسی نہ کسی تجربہ سے کیا۔ محض خیالات پر اکتفا نہ کیا۔ اسی سبب سے کیمسٹری کے اصلی موجد وہ ہوئے۔ چنانچہ گبن جو کہ رومن ایمپائر کی تاریخ لکھنے کی وجہ سے نہایت مشہور ہے۔ لکھتا ہے علم کیمسٹری کی ایجاد عرب سے ہوئی ہے۔ اس علم کے لئے عربوں نے تقطیر و تصعید، تعفین و تبخیر و تخمیر وغیرہ کے نئے آلات بنائے۔

ابو موسیٰ جعفر الکوفی جسے انگریزی میں جابر اور لاطینی میں جیبر کہتے ہیں۔ اور ابوبکر اور زکریا الرازی جیسے جید اور بلند پایہ سائنسدان پیدا ہوئے۔ جنہوں نے گندھک کا تیزاب۔ شورے کا تیزاب اور الکحل جیسی چیزیں پیدا کر کے علم کیمیا میں جان ڈال دی۔ اور اسے اس قابل بنا دیا۔ کہ یہ صحیح معنوں میں علم کہلا سکے۔ پارے کو صاف کرنے کی ترکیب۔ الکحل کے مرکبات اور دوسری بہت سی مرکب دوائیں تیار کیں۔ یہ سب چیزیں ایسی ہیں۔ کہ کیمسٹری میں بہت ہی زیادہ کام آتی ہیں۔ اور اگر یہ نہ ہوتیں۔ تو شاید کیمیا کا بازار ٹھنڈا پڑ جاتا۔

ابو موسیٰ جعفر الکوفی جو آٹھویں صدی میں ہو گزرا ہے۔ اس کے کاموں کا ترجمہ تیرھویں صدی میں لاطینی زبان میں کیا گیا۔ جو کہ ۱۵۲۹ء میں شائع ہوا۔ اور انگریزی زبان میں ۱۶۷۸ء میں شائع ہوا۔ ایک مشہور انگریز مصنف J. E. Marsh لکھتا ہے۔ کہ جابر یعنی ابو موسیٰ جعفر الکوفی کا علم سولھویں صدی کے یورپ کے سائنسدانوں سے کسی طرح کم نہیں۔ اور یہ کہ جس جابر کا ذکر لاطینی کتب میں موجود ہے۔ وہ اگر وہی ہے جو کہ عرب میں تھا۔ تو پھر آٹھویں صدی سے لے کر سولھویں صدی تک سائنس میں کچھ خاص ایزادی نہیں ہوئی۔

سائنس کی اصطلاحات کے بارہ میں اتنی بڑی کتابیں عربوں نے لکھیں۔ کہ ان کو ان علوم کی انسائیکلوپیڈیا کہنا چاہئیے۔ جن کی ضرورت ہر وقت کے عالموں اور طالبعلموں کو رہتی ہے

تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں صدی میں اہل یورپ کیمسٹری میں کوئی خاص ترقی نہ کر سکے۔ بلکہ صرف کیمیا گری میں مشغول رہے

غرض سولھویں صدی تک یورپ والے علم کیمسٹری میں ترقی نہ کر سکے۔ بلکہ صرف کیمیا گری تک ہی محدود رہے۔ لیکن جب ان میں علم عام ہوا۔ اور عربوں کی کتابوں کے تراجم ان کی زبانوں میں شائع ہوئے۔ تو انہوں نے اس علم سے آگاہی حاصل کی۔ اور پھر عربوں کی قائم کردہ بنیادوں پر سترھویں صدی۔ خصوصاً اٹھارویں صدی سے ترقی کرنے لگے۔

سلطان محمود شاہد
بی۔ ایس۔ سی لاہور

حبوب جوانی

جوانی عمر کے کسی حصہ کا نام نہیں
جوانی اس طاقت کا نام ہے۔ جو انسان اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔
ایسا آدمی ہر عمر میں جوان ہے۔ اگر اس جوانی کی ضرورت ہے۔ تو مادہ حیات پیدا کرنے والی دوا

حبوب جوانی

استعمال کریں۔ قیمت پچاس گولیاں تین روپے
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

ٹبورا (مشرقی افریقہ) میں مسجد احمدیہ کی تعمیر

پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک گرجوں کے پاس مسجد بنانے کی تحریک

مسجد ٹبورا کی تعمیر کے لئے بفضل خدا نئے پلاٹ پر جو گورنمنٹ کی طرف سے ۹۹ سال کی Lease پر -/1 Sh. سالانہ کے حساب سے ملا ہے۔ اجازت مل گئی ہے اور بنیادوں کی تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا ہے خدا کے فضل و رحم کے ساتھ تمام احمدی مرد عورتیں افریقن نہایت جوش و اخلاص کے ساتھ اپنے ہاتھوں سے سارا کام کر رہے ہیں چونکہ جنگ کا زمانہ ہے۔ ہر چیز مہنگی ہے۔ دوم اگر ایک سال کے اندر عمارت نہ بنائی جائے تو پلاٹ گورنمنٹ واپس لے لے گی۔ اس لئے احباب نے مشورہ سے یہ فیصلہ کیا کہ بنیادوں کی تیاری تک ہر ایک کام خود کیا جائے۔ اور یہ تمام کام افریقن احمدیوں کی طرف سے چندہ سمجھا جائے۔

بعض احباب خدا کے فضل سے بڑے اخلاص و شوق سے مسجد کے چندوں میں حصہ لے رہے ہیں شیخ عبد الغنی صاحب اور ان کے ساتھ کے احمدیوں کی طرف سے چندہ مسجد کی اطلاع آئی ہے جو -/۱۴۰۰ شلنگ کے قریب ہے اور یہ تمام ایسے دوست ہیں جو تمام مرکزی تحریکات میں باقاعدہ چندہ دینے والے ہیں ماہ جون میں خاکسار کو بہت زیادہ وقت مسجد کے کاموں کے لئے دینا پڑا۔ دن کا اکثر حصہ مسجد کے پلاٹ پر کھڑے ہو کر کام کی نگرانی کرنی پڑی۔ دو اٹالین بھی کیمپ سے -/۳۰۰ شلنگ ماہوار پر کام کرنے کے لئے حاصل کئے گئے ہیں۔ ایک ان میں سے اوورسیر ہے دوسرا راج ہے۔

یوگنڈا میں گورنمنٹ نے ایک Higher College قائم کیا ہے۔ ڈیوک آف گلاسٹر نے جس کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ اس میں پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک مشن والوں کو کالج کی عمارت کے ساتھ زمین دی تھی کہ وہ عمدہ عمارتوں کی صورت میں چرچ بنائیں۔

اس پر میں نے اس کالج کے پرنسپل صاحب سے گفتگو کی۔ کہ مسجد کے لئے کیوں گورنمنٹ نے جگہ ریزرو نہیں کی۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ یوگنڈا میں عیسائیت کا بہت زور ہے۔ اور پرنسپل صاحب کا خیال تھا۔ کہ مسجد کی اجازت کالج کونسل نہیں دے گی۔ حالانکہ کالج میں مسلمان لڑکوں کی تعداد بھی معقول ہے۔ جو زیادہ تر زنجبار اور ٹانگانیکا سے آتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے ایک صورت پیدا کر دی اور یہ فیصلہ ہو گیا۔ کہ چونکہ اس ملک کے مسلمانوں کی کوئی تنظیم نہیں۔ اس لئے زنجبار کے ڈائرکٹر آف ایجوکیشن مسجد کا نقشہ اور -/۵۰۰ پونڈ کا چیک کونسل میں پیش کریں۔ تا کونسل کو کوئی چارہ ہی نہ رہے۔ کہ وہ انکار کر سکے۔ اس پر مجھے بھی اطلاع دی گئی۔ میں نے جماعت احمدیہ کی طرف سے ۱۰۰۰ شلنگ کی رقم پیش کی۔ -/۲۰۰۰ شلنگ کی رقم زنجبار کے سلطان نے دی ہے۔ میں نے اسی قدر جماعت کی طرف سے پیش کر دی ہے۔ اور امید ہے خدا کے فضل سے یوگنڈا کے کالج کے ساتھ جہاں دو چرچ ہوں گے۔ وہاں ایک مسجد بھی قائم ہو جائے گی۔ الحمد للہ کہ اس نیک تحریک کے لئے اللہ تعالےٰ نے ہماری جماعت کو توجہ دلانے کی توفیق دلائی

میں نے پہلے سیپارہ کا ترجمہ ماہ جون میں قرآن مجید کا سواحیلی میں کیا ہے۔ ایک کتاب زنجبار سے ہمارے خلاف شائع ہوئی اس کا جواب بھی لکھا ہے۔ سواحیلی پمفلٹ تین سو کے قریب مختلف علاقوں میں روانہ کئے گئے۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک پر صحابہ کے حالات درس کے طور پر ہفتہ میں دو دن سناتا رہا۔ اور جماعت کے ساتھ روزانہ دعا بھی کی جاتی ہے۔

محتاج دعا مبارک احمد عفی عنہ

تقرر آڈیٹر

آئندہ کے لئے بابو عمر الدین خانصاحب کو آڈیٹر جماعت احمدیہ منظور مقرر کیا جاتا ہے۔
ناظر بیت المال

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اپنے اختلافات کو بھلا دیجئے!

آنریبل سر فیروز خان صاحب نون کی تقریر

ذیل میں وہ نشری تقریر درج کی جاتی ہے۔ جو آنریبل سر فیروز خان صاحب نون ڈیفنس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا نے دہلی کے ریڈیو اسٹیشن سے فرمائی۔

مجھے اس بات کی بڑی خوشی ہے۔ کہ میں آج ہندوستان کی ہتھیار بند فوجوں کا خیر مقدم کر رہا ہوں۔ آپ میں سے بہت سے لوگوں کو یہ بات معلوم ہو گی۔ کہ پچھلے سال سے برطانیہ کی گورنمنٹ اس پالیسی پر چل رہی ہے۔ کہ اس ملک کی حکومت کی باگ ڈور ہندوستانیوں کے سپرد کر دی جائے۔ آپ جانتے ہیں کہ ہم سب کے سامنے ایک ہی منزل ہے۔ ہم سب دل و جان سے چاہتے ہیں۔ کہ ہمیں ہندوستان کا انتظام کرنے کے پورے اختیارات مل جائیں۔ اور اس دیس کی حکومت کا ڈول ہم خود ڈالیں۔ سر سٹیفورڈ کرپس جو بادشاہ سلامت کے وزیروں میں سے ہیں۔ اپریل کے مہینے میں اس لئے ہندوستان آئے تھے کہ اس منزل کی طرف ایک اور قدم بڑھایا جائے مگر افسوس ہے۔ کہ ہندوستان کی سیاسی پارٹیوں سے اُن کا سمجھوتہ نہ ہو سکا۔ پھر بھی حکومت برطانیہ کے حسب منشاء ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل نے برطانیہ کی وزارت اور سر سٹیفورڈ کی کوششوں کو مدنظر رکھ کر اپنی اگزیکٹو کونسل کو بڑھا کر کچھ نئے ممبر شامل کر لئے۔ اب کونسل میں ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل کو شامل کر کے سولہ ممبر ہیں۔ جن میں سے گیارہ ہندوستانی ہیں۔ یہ جو نیا قدم اٹھایا گیا ہے۔ اس میں ایک خاص بات یہ ہے کہ اگزیکٹو کونسل کا جو صیغہ ہندوستان کی ہتھیار بند فوجوں کے انتظام کا ذمہ وار ہے۔ اسے دو حصوں میں بانٹ دیا ہے۔ اب جنگ کا محکمہ ہز ایکسیلنسی کمانڈر انچیف کے ماتحت ہی اور ڈیفنس یعنی بچاؤ کا صیغہ میرے سپرد کیا گیا ہے۔ اور میں آج آپ کے سامنے ہندوستان کے پہلے ہندوستانی ڈیفنس ممبر کی حیثیت سے تقریر کر رہا ہوں۔

ہم کیوں لڑ رہے ہیں؟

میری دلی آرزو ہے۔ کہ جب تک میں اس عہدہ پر ہوں۔ جہاں تک بن پڑے۔ آپ کی خدمت کرتا رہوں۔ اسوقت ہندوستان کی سمندری ہوائی اور خشکی کی فوجوں میں جو لوگ کام کر رہے ہیں۔ مجھے ہر بات سے زیادہ ان کے فائدے اور بھلائی کا خیال ہے۔ اور ان لوگوں کا تو مجھے خاص طور پر خیال ہے جنہیں اپنے وطن کی محبت کا جذبہ سمندر پار کھینچ لے گیا ہے۔ آپ یہ تو جانتے ہیں۔ کہ یہ جنگ ہم نے نہیں چھیڑی۔ یورپ میں جرمنی اور اٹلی نے یہ آگ لگائی۔ یوں تو انہوں نے مدت سے دنیا بھر پر چھا جانے کے منصوبے باندھ رکھے تھے۔ پر پولینڈ پر جرمنی کا حملہ اس کا پہلا قدم تھا۔ ادھر ایشیا میں جاپان نے کئی برس سے جنگ چھیڑ رکھی ہے۔ پہلے اس نے چین کی آزادی پر چھاپا مارنے کی کوشش کی۔ اس پر بھی جی ٹھنڈا نہ ہوا۔ تو یونائیٹڈ اسٹیٹس اور برٹش کامن ویلتھ پر چڑھ دوڑا۔ جاپان کے سر میں بھی یہ ہوا سمائی ہوئی ہے۔ کہ جس طرح بن پڑے ایشیا کے لوگوں کو اپنا غلام بنا لے۔ مگر ہم اور ہمارے اتحادی نہ تو کسی ملک کو ختم کرنے کے لئے بڑھ رہے ہیں۔ نہ کسی قوم کو نیچا دکھانا ہمارا مقصد ہے۔ ہم تو ایک اونچے مقصد کے لئے لڑ رہے ہیں۔ اور وہ مقصد یہ ہے کہ دنیا کی ساری قوموں کو چاہے وہ ایشیا میں بستی ہوں چاہے یورپ میں یہ حق ہونا چاہیئے۔ کہ وہ کسی دوسری قوم کی روک ٹوک کے بغیر جس ڈھنگ سے چاہیں زندگی گذاریں۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے نزدیک زندگی کا جو طریقہ اچھا ہے ہمیں اس طریقے پر چلنے کا حق مل جائے۔ ہم اپنے اپنے مذہب پر قائم رہیں۔ اور جو خیالات ہماری طبیعتوں میں رچے اور بسے ہوئے ہیں۔ اور جنہیں ہم جان سے پیارا سمجھتے ہیں۔ انہی کی لَو لگی رہے۔ ہم اپنے بچوں کو اپنے ڈھنگ سے تعلیم دیں۔ تاکہ وہ آزاد ہوں۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ اگر خدانخواستہ ہمارے بچے نازیوں کے ہاتھ پڑ گئے۔ تو وہ نازیوں کی بھیانک اور خوفناک جنگی کل کے پُرزے بن جائیں گے۔ نازیت کی کل سے قوموں کو کچلنے اور مٹانے کا کام لیا جا رہا ہے۔ لیکن خدا نے چاہا تو جب تک ہمارے دم میں دم ہے۔ جبتک ہم سب کا مقصد ایک ہے۔ جب تک ہم ایک دل ہو کر نازیت سے لڑ رہے ہیں۔ یہ بات نہیں ہونے پائیگی۔ اور جن جرمنوں جاپانیوں اور اطالویوں کے ہاتھوں ایشیا اور یورپ کے ملکوں پر اتنی تباہی آئی ہے۔ ہم انہیں ثابت کر دکھائیں گے۔ کہ اُن کا ظلم کبھی قائم نہیں رہ سکتا۔ اس جنگ میں بدی اور تعصب کے خلاف نیکی رواداری اور حق پر لڑ رہے ہیں۔ بدی اور تعصب کبھی جیت نہیں سکیں گے۔ اور آپ جو نیکی اور حق کی طرف سے لڑ رہے ہیں۔ خدا کے حکم سے کامیاب ہونگے۔ آپ میں سے بہت سے لوگ ایسے ہیں۔ جو قریب قریب تین برس سے اپنے گھروں سے باہر اور بال بچوں سے جُدا ہیں۔ ان بہادروں کا زیادہ وقت لڑائی میں گذرا ہے۔ اور انہیں آرام کرنے اور سستانے کا وقت بھی نہیں مل سکا۔ ہم لوگ جو اپنے وطن میں بیٹھے ہیں۔ اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ اتنی دیر تک اپنے کنبے سے جُدا رہ کر اُن کے دلوں پر کیا گذری ہو گی اُن کی اس قربانی پر ہم سب اُن کے شکر گذار ہیں۔ ہمیں معلوم ہے۔ کہ آپ کے تجربے اور آپ کی ہمت نے ہندوستان کے بچاؤ کے لئے ایک مضبوط دیوار کا کام دیا ہے۔ اور اپنے لاکھوں ہم وطنوں کے دل میں سچی لگن پیدا کر دی ہے۔ چنانچہ آپ کے یہ ہم وطن ایک بہت بڑی فوج تیار کر رہے ہیں۔ جو ہر طرح کیل کانٹے سے لیس ہے۔

اتفاق کے بغیر آزادی ممکن نہیں

جس طرح ہم پر اپنے وطن کے لوگوں کا حق ہے۔ اُسی طرح ہم پر ہمارے ساتھیوں یعنی اتحادی ملکوں کا بھی حق ہے۔ کیونکہ وہ ہمارے ساتھ مل کے آزادی کی خاطر لڑ رہے ہیں۔ جو ہم سب کو دنیا جہاں کی ساری چیزوں سے زیادہ عزیز ہے۔ جو ملک آج جرمنی اور جاپان کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ اُن میں سے ہر ایک ملک میں اندرونی جھگڑے تھے سیاسی پارٹیاں تھیں اور ان پارٹیوں میں طرح طرح کے اختلاف تھے۔ جب انہوں نے اپنی آزادی پر آنچ آتے دیکھی تو یہ سب جھگڑے مٹا ڈالے۔ ملک کے اندرونی انتظام اور حکومت کے بارے میں جو اختلاف چلے آتے تھے ان سب کو ایک دم ختم کر دیا۔ اگر برطانیہ اور امریکہ کے لوگ اپنے جھگڑوں کو مٹا سکتے ہیں۔ اگر روس اور چین کے لوگ اپنے جھگڑوں کو مٹا سکتے ہیں۔ تو ہم ہندوستانی بھی اپنے جھگڑوں کو مٹا سکتے ہیں۔ کیا یہ ہمارا فرض نہیں کہ ہم بھی ایک ہو جائیں۔ ہماری امیدیں اسی صورت میں پوری ہو سکتی ہیں۔ ہم اپنی منزل پر جب ہی پہنچ سکتے ہیں۔ اگر ہم سب کا مقصد ایک ہو۔ ہم میں سچا ایکا ہو۔ مگر اس کو کیا کیجئے کہ یہی چیز ہم میں نہیں پھر بھی میرا دل گواہی دیتا ہے۔ کہ اب وہ دن دُور نہیں کہ بھارت ماتا کے سب بیٹے خدا کے حکم سے آپس کے جھگڑوں کو مٹا کر اپنے اختلافات پر خاک ڈال کر اور آزاد ملکوں کی طرح ایک ہو جائیں گے۔ وہ مبارک دن قریب آ رہا ہے

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں صرف نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سر درد کے مریض بیشتی کے شکار۔ اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے اُن کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس آج ہی

سرمہ عمیرا خاص

جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے خرید لیں
قیمت فی تولہ عگ/ر چھ ماشہ عہ/ر تین ماشہ ۱۰/ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مندرجہ ذیل احباب نوٹ فرمالیں

گذشتہ سے پیوستہ

ذیل میں ان اصحاب کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں۔ جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ یا ۲۰ اکتوبر ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں جو بالعموم بذریعہ محاسب چندہ ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ اُن کے نام اطلاع کی غرض سے شائع کئے جا رہے ہیں۔ تا وہ بہت جلد خود بخود رقم ارسال فرمادیں۔ تمام احباب کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے۔ کہ اپنا نام دیکھ کر فوراً چندہ ارسال فرمادیں۔ جو دوست ۳۰ ستمبر ۱۹۴۲ء تک اپنا چندہ ارسال فرمائیں گے اُن کی خدمت میں وی۔ پی ارسال نہیں ہونگے لیکن جن اصحاب کی طرف سے اس تاریخ تک چندہ وصول نہ ہوگا۔ اُن کی خدمت میں یکم اکتوبر ۱۹۴۲ء کو وی۔ پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ امید ہے احباب جلد سے جلد چندہ ارسال فرمانے کی کوشش کریں گے۔ "مینیجر الفضل"

۱۵۸۳۷ - سیٹھ کریم بھائی صاحب
۱۵۸۴۰ - حشمت علی صاحب
۱۵۸۴۴ - مرزا بشیر احمد صاحب
۱۵۸۴۶ - سلیم صاحب
۱۵۸۴۹ - مولوی صدر الدین صاحب
۱۵۸۵۳ - عبد اللطیف احمد صاحب
۱۵۸۵۷ - صلاح الدین صاحب
۱۵۸۶۸ - مستری مہر الدین صاحب
۱۵۸۸۱ - شیخ بشیر احمد صاحب
۱۵۸۹۵ - شکیل احمد صاحب
۱۵۹۰۰ - خواجہ محمد شریف صاحب
۱۵۹۰۶ - چودھری علی محمد خان صاحب
۱۵۹۱۰ - ماسٹر احمد خان صاحب
۱۵۹۱۴ - میاں عزیز محمد صاحب
۱۵۹۲۰ - ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب
۱۵۹۲۱ - شیخ محمد حسین صاحب
۱۵۹۲۳ - لائبریری انجمن احمدیہ

۱۵۹۲۴ - فیض محمد صاحب
۱۵۹۲۵ - عالم خانصاحب
۱۵۹۳۶ - فسیح محمد احمد صاحب
۱۵۹۵۱ - منشی غلام محمد صاحب
۱۵۹۵۶ - شمیم اختر صاحبہ
۱۵۹۶۱ - آر۔ اے ملک صاحب
۱۵۹۶۳ - مولوی محمد عرفان صاحب
۱۵۹۶۶ - منظور الحق صاحب
۱۵۹۷۳ - چودہری محمد عبد اللہ صاحب
۱۵۹۷۸ - محمد عبد اللہ صاحب
۱۵۹۷۹ - سید غلام ابراہیم صاحب
۱۶۰۰۲ - مولا بخش صاحب
۱۶۰۱۱ - چودہری عبد الغفور صاحب
۱۶۰۱۲ - نور محمد صاحب
۱۶۰۱۳ - قاضی لال محمد صاحب
۱۶۰۱۵ - پریذیڈنٹ صاحب
۱۶۰۲۳ - اہلیہ ماسٹر محمد حسن صاحب
۱۶۰۲۸ - راجہ غلام محمد صاحب
۱۶۰۳۰ - میاں منظور الٰہی صاحب
۱۶۰۳۱ - ایم۔ اے قیوم صاحب
۱۶۰۳۵ - شیخ رحمت اللہ صاحب

۱۶۰۳۴ - والدہ داؤد احمد صاحب
۱۶۰۴۷ - ایم عطا محمد صاحب
۱۶۰۵۲ - ایچ حیدر صاحب
۱۶۰۵۵ - محمد عبد الحق صاحب
۱۶۰۵۶ - عبد السلام خان صاحب
۱۶۰۵۷ - احمد خانصاحب
۱۶۰۵۸ - مرزا عبد الرحمٰن صاحب
۱۶۰۷۴ - صوبیدار سید فرزند علی شاہ صاحب
۱۶۰۷۵ - طاہر احمد صاحب
۱۶۰۷۶ - مولوی محمد عبد اللہ صاحب
۱۶۰۸۰ - محمد انور حسین صاحب
۱۶۰۸۲ - مسعود الرحمٰن صاحب
۱۶۰۸۵ - چودہری شمشیر علی صاحب
۱۶۰۸۹ - مولوی غلام حیدر صاحب
۱۶۰۹۰ - محمد عالم صاحب
۱۶۰۹۴ - عبد الرؤف صاحب
۱۶۰۹۵ - چوہدری فضل الرحمٰن صاحب
۱۶۰۹۸ - حکیم نذر حسین صاحب
۱۶۱۰۰ - بابو عبد الکریم صاحب
۱۶۱۰۳ - نیشنل ٹمبر سپلائی
۱۶۱۰۴ - انجمن احمدیہ کوگی

۱۶۱۰۷ - ڈاکٹر نور محمد صاحب
۱۶۱۰۸ - محمد عبد اللہ صاحب ایم۔ اے
۱۶۱۱۳ - عبد العزیز صاحب
۱۶۱۱۹ - مولوی ظفر اسلام صاحب
۱۶۱۲۲ - سید عبد الرشید صاحب
۱۶۱۲۴ - امۃ اللہ بیگم صاحبہ
۱۶۱۲۷ - محمد یوسف صاحب
۱۶۱۲۸ - عبد الحمید خان صاحب
۱۶۱۳۱ - مسرز لفٹیننٹ محمد شفیق صاحب
۱۶۱۳۳ - عبد القادر صاحب
۱۶۱۳۶ - مہر سلطان صاحب
۱۶۱۳۷ - محمد طاہر صاحب
۱۶۱۴۴ - سردار بشیر احمد صاحب
۱۶۱۴۷ - محمد اسلم صاحب
۱۶۱۴۹ - مبارک اللہ صاحب
۱۶۱۵۴ - سید سعید حسین صاحب
۱۶۱۵۵ - منشی عبد الغنی صاحب
۱۶۱۵۶ - منشی غلام مرتضیٰ صاحب
۱۶۱۶۰ - بابو عبد الغنی صاحب

۱۶۱۶۱ - دہلی فوٹو ہاؤس
۱۶۱۶۴ - چودہری عبد الوحید خان صاحب
۱۶۱۶۵ - شمس الدین صاحب احمد
۱۶۱۶۹ - بخاشہ ظہیر احمد صاحب
۱۶۱۷۷ - چودھری شبیر احمد صاحب
۱۶۱۷۹ - پیر سلطان عالم صاحب
۱۶۱۸۴ - مستری تاج الدین صاحب
۱۶۱۹۲ - عبد الغنی صاحب
۱۶۱۹۶ - چودہری عبد اللطیف صاحب
۱۶۱۹۸ - سلطان صلاح الدین صاحب
۱۶۲۰۱ - ایم عبد الستار خانصاحب
۱۶۲۰۶ - چودہری بدر الدین صاحب
۱۶۲۰۸ - عبد الرشید صاحب
۱۶۲۱۴ - اللہ دتا صاحب
۱۶۲۲۰ - بابو محمد اصغر علی صاحب
۱۶۲۲۱ - بابو عبد الغفور صاحب
۱۶۲۲۳ - ملک محمد مظفر الدین احمد صاحب
۱۶۲۳۰ - مرزا گلزار حسین صاحب
۱۶۲۴۰ - محمد بشیر صاحب
۱۶۲۴۲ - شوکت علی صاحب

۱۶۲۴۳ - بنگال ل اسٹور
۱۶۲۴۵ - ملک محمد الدین صاحب
۱۶۲۴۹ - نسیمہ بیگم صاحبہ
۱۶۲۵۱ - برکت علی صاحب
۱۶۲۵۹ - عبد الکریم صاحب
۱۶۲۶۱ - لطیف احمد صاحب
۱۶۲۶۶ - سید محمد شاہ صاحب
۱۶۲۸۲ - چودہری سیف اللہ صاحب
۱۶۲۹۰ - قاضی محمد حسین صاحب
۱۶۲۹۷ - بیگم صاحبہ محمد عبد اللہ صاحب
۱۶۳۰۲ - چوہدری حیات محمد صاحب
۱۶۳۰۳ - بابو محمد ابراہیم صاحب
۱۶۳۰۹ - عبد الرحمٰن خانصاحب
۱۶۳۱۴ - شیخ عبد الحی صاحب
۱۶۳۱۵ - مرزا محمد حسین صاحب
۱۶۳۱۹ - ڈاکٹر فضل کریم صاحب
۱۶۳۲۱ - شیخ نواب الدین صاحب
۱۶۳۳۱ - مستری شہاب الدین صاحب
۱۶۳۳۴ - بشیر احمد صاحب
۱۶۳۳۸ - حافظ عبد الرحمٰن صاحب
۱۶۳۵۱ - چودہری محمد حسین صاحب
۱۶۳۵۸ - خلیل الرحمٰن صاحب
۱۶۳۵۹ - مستری مہر اللہ صاحب
۱۶۳۶۲ - مسٹر جیکب صاحب

میک لائٹ اپنے گھروں میں استعمال کے لئے خریدیں بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی بچت کرتا ہے ہر جگہ بکتا ہے
میک ورکس قادیان
B.49

حبّ لبماک

ہر قسم کی کھانسی اور دمہ کا کامیاب علاج ہے۔ قیمت یکصد قرص عہ

جان ہے تو جہان ہے

دل و دماغ اور اعصاب کی طاقت کیلئے جس کے بغیر زندگی اجیرن ہو جاتی ہے

حبّ جواہر عنبری

بے نظیر دوا ہے
قیمت ۸۰ گولیاں چار روپے
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

عنبرین — طاقت کی بے نظیر دوا — قیمت ۵ تولے چار روپے
اکسیر کھانسی — کھانسی کیلئے مجرب دوا — قیمت ۵۰ قرص ایک روپیہ
منگوانیکا پتہ: دواخانہ نور الدین قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۲ر ستمبر۔ سٹالن گراڈ میں رُوسی مضبوطی سے مقابلہ پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ بلکہ ایک علاقہ میں انہوں نے دشمن کو مار کر پیچھے ہٹا دیا۔ بیرونی بستیوں کے روسی مورچوں پر جرمن ٹینکوں نے کئی حملے کئے۔ مگر سخت نقصان اٹھا کر پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گئے۔ شمال مغربی بستیوں میں سب سڑکیں جرمنوں سے چھین لی گئی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جرمن ایک اور حملہ کے لئے پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ کاکیشیا میں موزڈاف کے علاقہ میں جرمنوں کو بھاری نقصان اٹھا کر پیچھے ہٹنا پڑا۔ نوورسسک کے جنوب مشرق میں روسی بچاؤ کی لڑائی لڑ رہے ہیں۔ روسی بحری سپاہیوں نے گھات لگا کر جرمن فوج کے کئی دستوں کا صفایا کر دیا۔ لینن گراڈ کے محاذ پر روسیوں نے ایک اور قلعہ بندی دشمن سے چھین لی ہے۔ رُوسی توپیں جرمن مورچوں پر بھاری گولہ باری کر رہی ہیں ۔

ماسکو ۲۲ر ستمبر۔ مسٹر روزویلٹ کے نمائندہ مسٹر وینڈل ولکی نے آج روسی وزیر خارجہ موسیو مولوٹاف سے ملاقات کی۔ امریکن سفیر بھی اس موقعہ پر موجود تھا ۔

قاہرہ ۲۲ر ستمبر۔ اتوار کی رات کو اتحادی طیاروں نے طبرق پر پھر حملہ کیا۔ گذشتہ آٹھ راتوں میں یہ ساتواں حملہ تھا۔ الدابہ کے ہوائی میدان پر بھی حملہ کیا گیا۔ چار جگہ زبردست آگ بھڑک اٹھی۔ العالمین کے محاذ پر کوئی میدانی سرگرمی نہیں ہوئی۔ البتہ جنوبی علاقہ میں دونوں طرف سے توپوں نے گولے پھینکے ۔

لنڈن ۲۲ر ستمبر۔ نیوگنی میں جو جاپانی فوج مورسبی کی طرف بڑھ رہی ہے۔ وہ اون سٹینلے کی پہاڑیوں میں رکی پڑی ہے ۔

چنکنگ ۲۲ر ستمبر۔ کیانگسی۔ کوآنسین اور ہونان کے صوبوں میں کئی جھڑپیں ہوئیں۔ جنرل سٹلویل کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ گذشتہ دو دنوں میں امریکن طیاروں نے چین۔ برما اور انڈوچائنا میں دشمن پر ۲۲ بار بم باری کی۔ ۲۸ جاپانی طیارے گرائے اور تین کو میدان میں تباہ کر دیا۔ ہمارے صرف پانچ بمبار تباہ ہوئے اور ان میں سے بھی ایک کا ہوا باز سلامت ہے۔ فوچاؤ پر جوز بردست حملہ کیا گیا۔ اس سے کئی گودام جل کر راکھ ہو گئے ۔

دہلی ۲۲ر ستمبر۔ آج کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں ملک کی عام حالت پر بحث شروع ہو گی۔ جس کا آغاز لیڈر آف دی ہاؤس سر محمد عثمان صاحب کریں گے ۔

دہلی ۲۲ر ستمبر۔ آل انڈیا کمیونسٹ پارٹی کی سب کمیٹی نے اس بات پر زور دیا ہے کہ حکومت کو چاہیئے کہ کانگرس اور دوسری سیاسی جماعتوں کے ساتھ ہندوستان میں عارضی حکومت کے قیام کے بارہ میں گفتگو شروع کرے ۔

دہلی ۲۲ر ستمبر۔ آج کلکتہ میں امن رہا۔ سیرام پور میں کانگرسی کے دفتر پر چھاپہ مارا۔ بہت سے ناجائز اشتہار پکڑے گئے۔ اور ۹ گرفتاریاں ہوئیں۔ چھ اور اشخاص پکڑے گئے۔ جو جلوس نکالنا چاہتے تھے۔ منشی گنج سب ڈویژن میں بہت سی گرفتاریاں ہوئیں کیونکہ گذشتہ جمعہ کو ایک ہجوم نے دو سب پوسٹ آفسوں پر حملہ کیا تھا۔ مداری پور ہائی سکول پانچ روز کے لئے بند کر دیا گیا ہے کیونکہ یہاں طلبار نے پولیس پر سنگ باری کی تھی۔ بمبئی کے صوبہ میں کل کوئی جھگڑا نہیں ہوا۔ ایک ہجوم نے کامگار میدان میں جھنڈے کو سلامی دینے کی کوشش کی۔ مگر پولیس نے لاٹھی چارج کر کے مجمع کو منتشر کر دیا۔ بعض لڑکوں نے پولیس پر پتھر بھی پھینکے۔ پونا میں گنپتی کا جلوس نکلنے کی ممانعت کر دی گئی۔ یو۔ پی میں ضلع بلند شہر۔ ہمیر پور۔ فتحگڑھ اور اوناوہ کے بعض علاقوں پر ۶،۷ ہزار جرمانہ اجتماعی کیا گیا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ الہ آباد نے چھ مقامی چھاپہ خانوں کے کیپروں کو حکم دیا ہے کہ وہ ایک ماہ تک اپنے پریس بند رکھیں۔ میسور یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے اعلان کیا ہے کہ ہائی سکولوں اور کالجوں کے جو طلبار اگلے دوشنبہ تک حاضر نہ ہوں گے ان کے نام خارج کر دئے جائیں گے۔ اتوار کی شام کو وار دھا میں چھ گرفتاریاں کی گئیں۔ یہ لوگ جلوس نکالنا چاہتے تھے۔ کٹک کا انجینئرنگ سکول نامعلوم عرصہ کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔ مدراس کے ضلع تنا دلی میں ایک ہجوم نے جو چاقوؤں اور بندوقوں سے مسلح تھا۔ نمک کے ایک کارخانہ پر حملہ کر دیا اور سٹور وغیرہ جلا ڈالے۔ یوربین اسسٹنٹ سالٹ انسپکٹر کو جان سے مار ڈالا ۔

دہلی ۱۸ر ستمبر۔ مرکزی اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں فنانس ممبر نے بتایا۔ کہ موجودہ مالی سال کے پہلے چھ ماہ میں جنگی اخراجات کی جو رقم اکونٹنٹ جنرل کے دفتر میں درج ہوئی۔ وہ ایک ارب ۴۲ کروڑ ۳۰ لاکھ روپیہ ہے۔ اس رقم کا بڑا حصہ حکومت برطانیہ ادا کرے گی باقیماندہ خرچ ہندوستان کر رہا ہے۔ مشرق بعید اور برما میں جن فوجوں کو لڑنے کے لئے بھیجا گیا۔ ان کے اخراجات کا کوئی حصہ ہندوستان کے ذمہ نہیں ڈالا گیا۔ ہوم سکرٹری نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ میں نے یہ افواہ نہیں سنی۔ کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے بعض ممبروں کو ہندوستان سے باہر بھیجدیا گیا ہے ۔

لنڈن ۱۸ر ستمبر۔ تازہ اطلاع کے مطابق سٹالن گراڈ کا سارا شہر جو ۳۰ میل میں دریائے والگا کے کنارے آباد ہے۔ محاذ جنگ بن چکا ہے۔ روسی کمانڈر نے ہتھیار ڈالنے سے انکار کر دیا ہے۔ جرمن شہر میں تباہی مچا رہے ہیں۔ رات کو آگ میلوں سے نظر آتی ہے۔ شہر کے بیرونی حصے دُھوئیں کے بادلوں میں چھپے ہوئے ہیں۔ عورتوں اور بچوں کو شہر سے نکالا جا چکا ہے اور ہر ایک باشندہ کو جنگ کیلئے مسلح کر دیا گیا ہے ۔

دہلی ۲۱ر ستمبر۔ آج کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ڈپٹی کمانڈر انچیف نے کہا۔ کہ حُروں کے خلاف کارروائیوں میں دھماکے سے پھٹنے والے والا کوئی بم استعمال نہیں کیا گیا۔ البتہ بعض صحرائی علاقوں میں آتشگیر بموں کو ان کے کیمپوں اور جھونپڑیوں کو تباہ کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ۔

دہلی ۲۱ر ستمبر۔ معلوم ہُوا ہے کہ سر سی۔ پی راما سوامی آئر کی جگہ سر سی مادھون نائر ممبر جوڈیشل کمیٹی پریوی کونسل کو وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل کا ممبر مقرر کیا جائیگا۔ آپ انفارمیشن اور براڈ کاسٹنگ کے انچارج ہوں گے ۔

کلکتہ ۲۱ر ستمبر۔ بنگال کے وزیر اعظم مسٹر فضل الحق دہلی میں تمام پولیٹیکل لیڈروں کی ایک کانفرنس کا اہتمام کر رہے ہیں۔ لیڈروں کو دعوت نامے بھیجے جا رہے ہیں ۔

دہلی ۲۱ر ستمبر۔ سنٹرل اسمبلی کے لابی حلقوں میں یہ خبر پھیلی ہوئی ہے کہ عنقریب فوجی سپاہی کی تنخواہ بڑھ کر تیس روپیہ ماہوار کر دی جائے گی۔ موجودہ تنخواہ ۲۳ روپیہ ہے ۔

لاہور ۲۱ر ستمبر۔ موسمی تعطیلات کے بعد آج اکثر کالج کھل گئے۔ پنجاب سٹوڈنٹس فیڈریشن کی تحریک پر دیال سنگھ کالج اور ڈی۔ اے۔ وی کالج کے طلبار نے جلسے منعقد کر کے کانگرسی لیڈروں کی رہائی اور نیشنل گورنمنٹ کے قیام کے ریزولیوشن پاس کئے۔ اور پھر پُرامن طور پر ہوسٹلوں اور گھروں کو واپس چلے گئے۔ کوئی مظاہرہ وغیرہ نہیں ہُوا ۔

لنڈن ۲۱ر ستمبر۔ برطانیہ کے دو نئے جنگی جہاز جن میں سے ہر ایک کا وزن ۳۵،۳۵ ہزار ٹن ہے۔ مکمل ہو چکے ہیں ۔

نیویارک ۲۱ر ستمبر۔ نازی گورنمنٹ نے وشی گورنمنٹ کے سامنے یہ تجویز رکھی تھی۔ کہ ایک ہزار جنگی قیدیوں کے عوض تین ہزار مزدور جرمنی بھیجے جائیں اور موسیو لاوال نے اس تجویز کو مان لیا ہے۔ امریکہ میں وشی گورنمنٹ کے فیصلہ کے خلاف اظہار ناراضگی کیا جا رہا ہے ۔

دہلی ۲۲ر ستمبر۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں ملکی حالات پر بحث کا آغاز کرتے ہوئے لیڈر آف دی ہاؤس سر محمد عثمان صاحب نے کہا۔ کہ ملک میں جو بلوے ہوئے ہیں۔ کانگرس ان کی ذمہ داری سے بچ نہیں سکتی۔ پولیس افسروں نے اس موقعہ پر جو کچھ کیا۔ وہ تسلی بخش ہے حالانکہ ان کو سخت مشکلات درپیش تھیں۔ آپ نے اس امر پر اظہار اطمینان کیا۔ کہ مسلمان اور اچھوت من حیث القوم اس سورش سے الگ رہے ہیں۔ آپ نے کہا۔ حکومت نے اس وقت تک کوئی کارروائی نہیں کی۔ جب تک کہ آل انڈیا کانگرس نے قرارداد پاس نہیں کر دی حالانکہ اسے خبریں مل رہی تھیں۔ کانگرس ایسی سرگرمیوں کی سکیمیں بنا رہے ہیں۔ جن سے جنگی مساعی میں روک پیدا ہو گی۔ اور ذرائع رسل و رسائل اور آمد و رفت کو نقصان پونچیگا۔ اب بھی اگر گورنمنٹ چپ چاپ بیٹھی رہتی۔ تو گویا وہ خود جاپانیوں کو ہندوستان پر حملہ کی دعوت دیتی۔ اگر اب بھی تاخیر سے کام لیا جاتا۔ تو جنگی مساعی میں سخت رکاوٹ پیدا ہو جاتی۔ سر حسام الدین نے کہا۔ کہ گورنمنٹ نے بلوائیوں کو دبانے کے لئے جو قدم اٹھایا۔ اس کے لئے وہ مستحق مبارکباد ہے ۔

دہلی ۲۲ر ستمبر۔ کل سنٹرل اسمبلی میں فنانس ممبر نے برطانیہ اور ہندوستان کے درمیان جنگی اخراجات کی تقسیم کے بارہ میں جو بیان دیا تھا۔ اس کے خلاف آج مسٹر جمنا داس مہتہ نے تحریک التوا پیش کی جو ۱۹ کے مقابلہ میں ۴۱ آراء کی مخالفت سے گر گئی۔ مسٹر اینے نے برما سے آنیوالے ہندوستانیوں کے متعلق ایک بیان دیا ۔

لنڈن ۲۲ر ستمبر۔ روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ سٹالن گراڈ کے مورچہ پر روسی فوجیں کچھ آگے بڑھ گئی ہیں۔ اور کئی علاقوں میں دشمن کو پیچھے ہٹا دیا ہے۔ دشمن کو بھاری نقصان پونچایا جا رہا ہے۔ رُوسی توپیں جرمن ٹینکوں اور فوجی لاریوں کے پرخچے اڑا رہی ہیں ۔

لاہور ۲۲ر ستمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ۲۷ر جولائی کے حکم کے ذریعہ چارکول کی قیمت پر جو کنٹرول قائم کیا تھا۔ اسے منسوخ کر دیا گیا ہے ۔

نئی دہلی ۱۸ر ستمبر۔ مندرجہ ذیل سرکاری اعلان جاری ہوا ہے۔ دفتر نوآبادیات نے حکومت ہانگ کانگ کے ان ملازمین کے ہندوستان میں رہنے والے ورثار کو جن کے متعلق اب یہ خیال کر لیا گیا ہے کہ وہ دشمن کے ہاتھوں میں ہیں اور جو اپنے خاندانوں کو ضروریات زندگی نہیں بہم پہنچا سکتے۔ امداد پہنچانے کا فیصلہ کیا ہے ایسے متعلقین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ جس صوبے میں رہتے ہوں اُس کی

بسنت مالتی رس تپدق دپرانے بخار کی خاص دوا ہے۔ اسہال کو روکتا۔ اور ہر قسم کے ضعف کو دُور کرتا ہے۔
بارہ روپیہ تولہ ۔ طبیہ عجائب گھر قادیان

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔